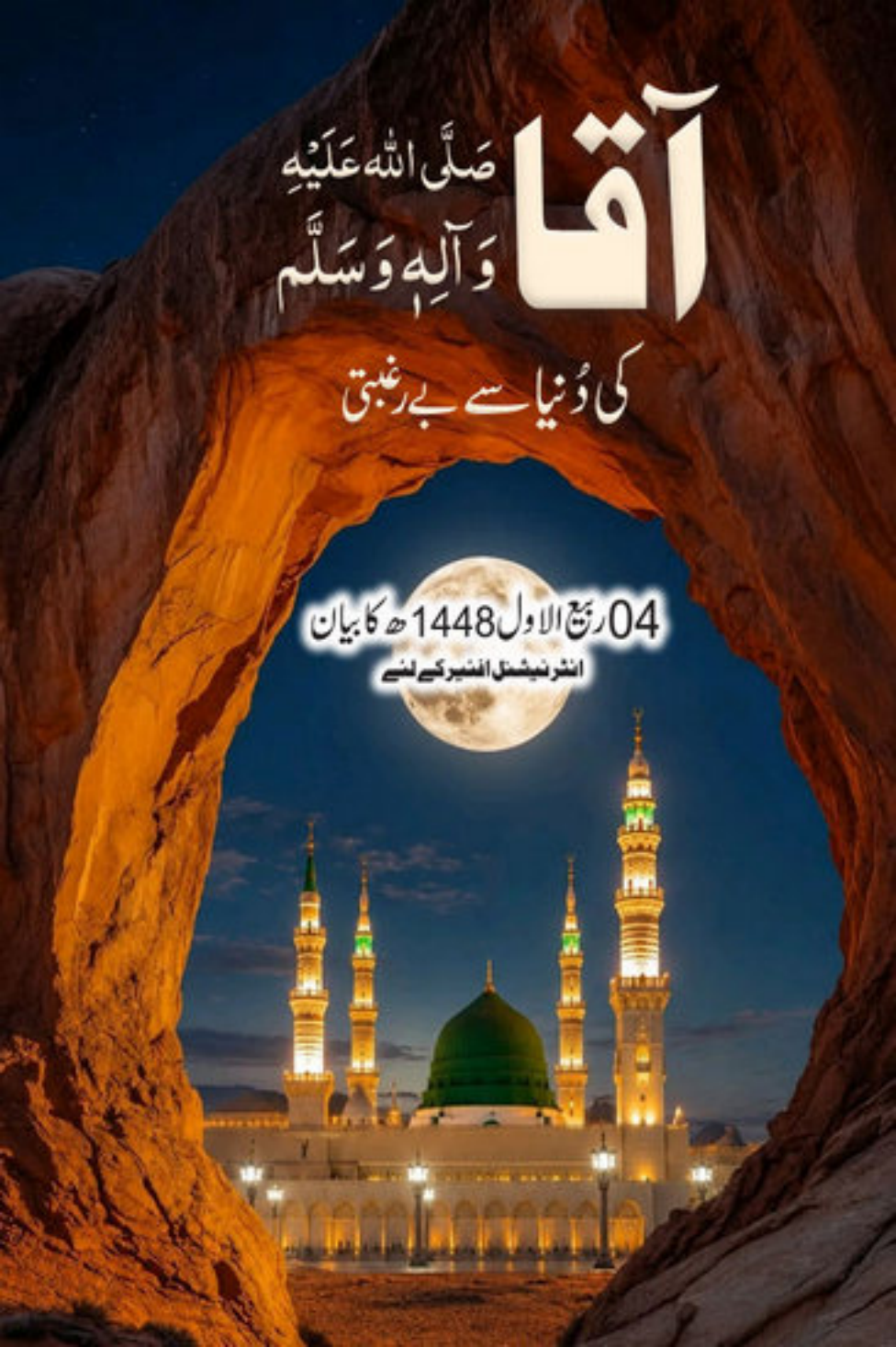
آقا
صَلَّی اللہ عَلَیْہِ
وَآلِہٖ وَسَلَّم
کی دُنیا سے بے رغبتی
04 ربیع الاول 1448ھ کا بیان
انٹرنیشنل اشیر کے لئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: مَیں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار، جنابِ اَحمدِ مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ

یعنی تم جہاں بھی رہو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

(معجمِ کبیر، ۳/۸۲، رقم: ۲۷۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا کو دُھتکار دیا

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے دورِ خِلافت (*Caliphate*) کی بات ہے، حضرت زید بن اَرْقم رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک روز ہم حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ساتھ تھے، آپ نے پینے کے لئے پانی طلب فرمایا تو آپ کی خِدْمت میں شہد مِلا پانی پیش کیا گیا، جب حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے وہ شربت ہاتھ میں لیا تو آپ پر رِقّت طاری ہو گئی، آپ سِسکیاں لے کر، پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگے۔

کافی دیر بعد جب آپ کی کیفیت (*Condition*) کچھ سنبھلی تو ہم نے عَرْض کیا: اے خلیفۂ رسول! کس بات نے آپ کو رُلا دیا؟ اس پر حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے

1... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

فرمایا: ایک دِن مَیں رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا، مَیں نے دیکھا کہ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کسی چیز کو دُھتکار رہے ہیں حالانکہ وہاں کچھ نظر نہیں آرہا تھا، مَیں نے عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کس چیز کو دُھتکار رہے ہیں؟ مالکِ جنّت، صاحبِ کوثر صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دُنیا میرے سامنے آئی، مَیں نے اُس سے کہا: اِلَیْكَ عَنِّی یعنی اے دُنیا! مجھ سے دُور ہو جا...!

حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے مزید فرمایا: آج جب پانی کی جگہ مجھے شربت پیش کیا گیا تو مجھے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے بے رغبتی یاد آگئی اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں دُنیوی آسائشوں کا شِکار نہ ہو جاؤں۔[1]

زُہد سُنّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے

پیارے اسلامی بھائیو! زُہد یعنی دُنیا سے بے رغبتی اللہ پاک کا محبوب بنانے والا وَصْف ہے اور الحمد للہ! ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہر اچھے وَصْف میں کامِل و اکمل ہیں۔ اللہ پاک کے فَضْل و کرم سے رحمتِ دوجہان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مالکِ کونین ہیں، رَبِّ کائنات نے دُنیا و آخرت کے خزانے آپ کو عطا فرما دیئے!

غرض؛ جو کچھ اللہ پاک کا ہے، سب سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیار میں دیا گیا، اس کے باوُجود ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا کی عیش و عِشرت، یہاں کی فانی نعمتوں میں دِل نہیں لگایا کرتے تھے، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم زاہِدوں کے بھی سردار ہیں، آپ دُنیا سے کمال بے رغبتی رکھتے اور ہمیشہ دُنیا کی نسبت آخرت ہی کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

1... مسند بزار، جلد:1، صفحہ:106، حدیث:44۔

لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ (پارہ:14، سورۂ حجر:88)	ترجَمہ کنزُ العرفان: تم اپنی نگاہ اس مال و اسباب کی طرف نہ اُٹھاؤ جس کے ذریعے ہم نے کافِروں کی کئی قسموں کو فائدہ اُٹھانے دیا ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت کے تحت ہے: اے انبیا کے سردار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے آپ کو ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں جن کے سامنے دُنیا کی نعمتیں حقیر ہیں، تو آپ دُنیا کے مال و متاع سے بے پرواہ (*Indifferent*) رہیں۔

مُفَسِّرِین کرام اس آیت کی وضاحت میں فرماتے ہیں: مالِکِ جنّت، صاحِبِ کوثر صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پہلے بھی دُنیا کی طرف رغبت نہیں رکھتے تھے، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ آخرت کو پسند فرمایا، ایک لمحے کے لئے بھی آپ کے پاکیزہ دِل میں دُنیا کی محبّت نہیں آئی، آیتِ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ پہلے بھی دُنیا سے بے رغبت ہیں، اس بے رغبتی پر ثابِت قدم رہیئے![1]

اُمّت کو دُنیا سے بے رغبتی کا حکم

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے بہت زیادہ بے رغبتی رکھنے والے ہیں، اس کے باوُجود آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو حکم ہوا کہ غیر مسلموں کو دیئے گئے مال و اسباب کی طرف نگاہ مت اُٹھایئے! بعض علمائے کِرام فرماتے ہیں: یہ حکم اَصْل میں ہم غُلامانِ مصطفےٰ کے لئے ہے، یعنی ہم مسلمانوں کو فرمایا گیا ہے کہ اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے غُلامو! تمہیں محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:14، سورۂ حجر، تحت الآیۃ:88، جلد:5، صفحہ:265 ماخوذاً۔

کیسی کیسی نعمتیں عطا ہوئیں، تمہیں ایمان ملا، اسلام عطا ہوا، قرآنِ کریم دِیا گیا، ایسے پیارے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ رحمت سے تم نوازے گئے، پھر پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! تمہیں جنّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں بھی عطا کی جائیں گی، یہ سب کچھ غیر مسلموں کو کہاں نصیب...!! اس لئے غیر مسلموں کو ملے ہوئے دُنیوی، فانی مال و اسباب کی طرف نگاہ مت اُٹھاؤ! اسے ہر گز للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھا کرو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غیر مسلموں کے لئے دُنیا اور ہمارے لئے آخرت

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، دیکھا؛ ایک چمڑے کا تکیہ ہے، جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس تکیے پر ٹیک لگائے کُھردرے بان (Coarse cloth) سے بُنی ہوئی چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں، چارپائی پر کوئی بستر یا کپڑا بھی نہیں تھا، جب سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم چارپائی سے اُٹھے تو آپ کے جسم مبارک پر بان کے نشانات پڑے ہوئے تھے۔

آقا کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے بے رغبتی کا یہ منظر دیکھ کر عاشقِ صادِق حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا دِل بھر آیا، آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عاشقِ زار کو روتے دیکھا تو فرمایا: اے عمر! کیوں روتے ہو؟ عرض کیا: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! خُدا کی قسم! مَیں جانتا ہوں کہ آپ اللہ پاک کے رسول ہیں،

بارگاہِ الٰہی میں آپ کا بڑا اُونچا مقام ہے، آپ قیصر و کِسریٰ (روم اور ایران کے بادشاہوں) سے بہت زیادہ عزّت والے ہیں، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مجھے رونا اس بات پر آیا کہ قیصر و کسریٰ تو دُنیوی نعمتوں میں عیش سے زندگی گزاریں اور آپ اللہ پاک کے رسول ہونے کے باوُجود ایسی زاہدانہ زِندگی بسر فرماتے ہیں؟ عاشقِ زار کی تشویش سُن کر سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **عُمر! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ اُن کے لئے دُنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہے؟**[1]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے آقا، پیارے پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے کس قدر بے رغبتی رکھتے تھے، یہاں کی فانی نعمتوں اور عیش و عشرت سے دُور رہتے ہوئے کیسی سادہ اور زاہدانہ زندگی گزارا کرتے تھے۔

آخرت کو دُنیا پر ترجیح دیجئے!

اس حدیثِ پاک میں یہ کیسا پیارا اور نصیحت (*Advice*) بھرا مدنی پھول ہے، سرکارِ اعظم، رسولِ محترم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ غیر مسلموں کے لئے دُنیا اور ہمارے لئے آخرت ہے۔

ساری دُنیا ملے پھر بھی غریب

حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا نے ایک روز فرمایا: اگر کسی شخص کو دُنیا کی ساری دولت دے دی جائے، وہ پھر بھی غریب (*Poor*) ہی رہے گا۔ پوچھا گیا: وہ کیسے؟ فرمایا: اس لئے

1... مجمع الزوائد، کتاب الزہد، جلد:10، صفحہ:428، حدیث:18298۔

کہ دُنیا فانی ہے، ایک روز سب فنا ہو جائے گا اور وہ مالدار خالی ہاتھ قبر میں اُتر جائے گا۔[1]

دُنیا فانی، آخرت باقی ہے

اے عاشقانِ رسول! یہ حقیقت ہے! دُنیا فانی ہے، یہ جلد ہی فنا ہو جائے گی، یہاں جتنا بھی عیش کر لیں، جتنا بھی مال جمع کر لیں، آخر فنا کے گھاٹ اُترنا ہی ہو گا، دُنیا سے خالی ہاتھ جانا ہی ہو گا۔ ہم سب یہ بات جانتے ہیں مگر افسوس! دُنیا، مال و دولت، یہاں کی فانی نعمتوں کی محبت ہمارے دِلوں میں گھر کر گئی ہے، آہ! کاش! ہم دُنیا کے بجائے آخرت کے طلبگار بن جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میرا دُنیا سے کیا تعلق...؟

صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک روز مَیں نے دیکھا؛ سرورِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کھجور کی چٹائی پر آرام فرما ہیں اور آپ کے پہلو مبارک پر چٹائی کے نشان پڑ گئے ہیں، میں نے عَرض کیا: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں اجازت دیجئے! اس چٹائی پر کوئی بستر بچھا دیا کریں تا کہ آپ سکون سے آرام فرما ہو سکیں۔ یہ سُن کر رحمتِ دارَین، مالِکِ کونَین صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرا دُنیا سے کیا تعلق...؟ میری اور دُنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی مُسافِر سخت گرمی کے دِن سَفَر کر رہا ہو، اس دوران وہ کسی درخت کے نیچے ٹھہرے، کچھ دیر آرام کرے، پھر اپنی راہ چلا جائے۔[2]

1...الکواکب الدریۃ، الطبقۃ الثانیۃ، حرف الراء، رابعۃ العدویۃ، جلد:1، صفحہ:267۔
2...الزہد والرقائق امام ابن المبارک، باب فی التواضع وکراہیۃ الکبر، صفحہ:54، حدیث:195۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت (*Reality*) ہے، ہم سب مُسَافِر ہیں، یہ دُنیا گویا بیچ صحرا میں ایک درخت ہے، مُسَافِر آتے ہیں، کچھ دیر یہاں ٹھہرتے ہیں اور آخرت کی طرف چلے جاتے ہیں۔ کیا کوئی مُسَافِر راستے میں کسی مقام پر دِل لگاتا ہے؟ ہم بھی زِندگی میں سَفَر کرتے رہتے ہیں، کبھی ایسا ہوا کہ ہم سَفَر پر ہوں، راستے میں کوئی بہت خوبصورت مقام آئے تو ہم نے وَہیں دِل لگا لیا ہو کہ بس اب گھر نہیں جانا، اب زندگی یہیں گزارنی ہے؟ یا راستے میں کھانا وغیرہ کھانے کے لئے کسی ہوٹل پر رُکے ہوں تو وہیں دِل لگا بیٹھے ہوں؟ نہیں...!! ایسا نہیں ہوتا۔ مُسَافِر دورانِ سَفَر بیسیوں خوبصُورت مقامات دیکھتا ہے، بعض دفعہ ہوٹلوں وغیرہ میں رُکتا ہے تو گھر کی نسبت زیادہ آرام محسوس کرتا ہے، اس کے باوُجُود وہ وہاں دِل نہیں لگاتا، وہاں کی نعمتوں میں گم نہیں ہوتا، جلد ہی اپنے گھر لوٹ جاتا ہے۔ یہ دُنیا بھی ایسی ہی ہے، ہم سب مُسَافِر ہیں، کچھ عرصے کے لئے یہاں ٹھہرے ہیں، جلد ہی سَفَرِ آخرت پر روانہ ہو جائیں گے۔

اللہ پاک پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہمیں دُنیا سے بے رغبتی نصیب فرمائے! کاش! ہم آخرت کی فِکْر کرنے والے بن جائیں۔

سونے چاندی کے پہاڑ ساتھ چلتے

حضرت عائشہ صِدّیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: ایک روز ایک انصاری خاتون میرے پاس آئی، اس نے جب سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا سادہ سا بستر مبارک دیکھا تو اس کا دِل بھر آیا، وہ فوراً گئی اور رُوئی کی بھرائی والا نرم و ملائم بستر بھجوایا، مَیں نے

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے لئے وہ بستر بچھا دیا۔ جب سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو پوچھا: عائشہ! یہ کیا ہے؟ مَیں نے سارا واقعہ عَرض کیا، اس پر نبی کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عائشہ! یہ بستر اُسی خاتون کو لوٹا دو! خُدا کی قسم! اگر میں چاہتا تو سونے چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ چلا کرتے۔[1]

دُنیوی خزانوں کی پیشکش

حضرت خَیْثَمَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مالِک و مختار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو یہ پیشکش (*Offer*) فرمائی کہ اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو دُنیا کے وہ خزانے عطا فرمائیں جو نہ آپ سے پہلے کسی کو ملے، نہ آپ کے بعد کسی کو ملیں، اس پر مزید یہ کہ ان دُنیوی خزانوں کی وجہ سے آپ کے اُخروِی انعامات سے بھی کچھ کم نہ کیا جائے گا۔ عابد و زاہد نبی، مکی مدنی، مُحَبِّ عربی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عَرض کیا: اے اللہ پاک! یہ سب کچھ میرے لئے آخرت ہی میں جمع فرمادے![2]

زُہد مزاجِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا اور دُنیوی مال و دولت کی کثرت یقیناً نقصان دہ ہے مگر یاد رکھئے! یہ ہر ایک کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ علمائے کرام نے لکھا ہے؛ وہ بلند رُتبہ اولیائے کرام جن کے دِل میں اللہ پاک کی محبّت رَچ بَس چکی ہو، جن کے دِلوں میں اللہ پاک کی یاد، اُس کی محبّت کے سِوا کچھ باقی ہی نہ ہو، اُن پاکیزہ دِل اَوْلیائے کرام کو دُنیا کی کثرت کچھ

1... شُعب الایمان، باب فی حب النبی، فصل فی زہدہ، جلد:2، صفحہ:173، حدیث:1468۔

2... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، باب اعطی اللہ تعالی محمد، جلد:7، صفحہ:444، حدیث:162۔

نقصان نہیں پہنچاتی۔[1]

اللہ اکبر! یہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتی ہیں، جب دُنیا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی تو سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو کیا نقصان پہنچائے گی؟ اَرے جن کا قَرِین (یعنی ساتھ کا شیطان) بھی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا تھا، ان کو دُنیا کا مال کیا نقصان پہنچائے گا...؟ مگر زُہد مزاجِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے، آپ کو باقاعدہ پیشکش کی گئی؛ اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! دُنیوی خزانے بھی قبول کیجئے! آپ کے اُخروِی انعامات میں بھی بالکل کمی نہیں کی جائے گی۔ مگر قربان جایئے! ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے کمال بے رغبتی کا یہ عالَم ہے کہ آپ نے اس کے باوُجود بھی دُنیا کو قبول نہ فرمایا بلکہ یہی عَرض کیا: مولا! یہ سب کچھ میرے لئے آخرت ہی میں جمع فرمادے۔

مجھے مال جمع کرنے کا حکم نہیں دیا گیا

آہ! ایک ہم کمزور دِل ہیں، ہماری آمدن کم ہو جائے تو شکوے کرنے لگتے ہیں، آمدن بڑھ جائے تو عیش و عشرت میں پڑ کر نافرمانیوں پر اُتر آتے ہیں، ہمارے حق میں تو دُنیا سراسر نقصان ہی نقصان ہے مگر پھر بھی ہم دُنیا جمع کرنے کے چکروں میں ہی رہتے ہیں۔ حضرت ابو مسلم خَولانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے روایت ہے، نبیوں کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے مجھے مال جمع کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ رَبِّ کریم نے مجھے حکم دیا[2]:

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۹۸﴾ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ ﴿۹۹﴾	ترجَمہ کنزُالعرفان: تو اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرو اور سجدہ کرنے والوں میں

1...سبع سنابل مترجم، صفحہ: 191 خلاصۃً۔
2...الزہد امام احمد بن حنبل، صفحہ: 317، حدیث: 2316 ملتقطاً۔

(پارہ:14، سورۂ حجر:98-99)	سے ہوجاؤ۔ اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتّٰی کہ تمہیں موت آجائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! پُورا قرآنِ کریم، تمام اَحادیث پڑھ کر دیکھ لیجئے! ہمیں بھی ہمارے رَبِّ کریم نے مال جمع کرنے، مال کی محبّت میں پڑنے کا حکم نہیں دیا بلکہ ہمارا رِزْق تو اللہ پاک نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لیا ہے، ہاں! ہمیں نیکیاں کرکے، عبادت وریاضت کرکے آخرت کمانے کا حکم دیا گیا ہے مگر افسوس! ہم دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہوکر آخرت کو بھول جاتے ہیں، دُنیا کی محبّت، مال و دولت کی حِرْص میں ایسے گرفتار ہوتے ہیں کہ زِندگی کا اَصْل مَقْصَد ہمیں یاد ہی نہیں رہتا۔ کاش! زُہدِ مصطفےٰ کا صدقہ ہمیں آخرت کی فِکْر نصیب ہوجائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ناکامی کا اَصْل سبب غُرْبت یا حِرْص؟

نہ جانے کس نے ہمارے ذِہنوں میں یہ بات ڈال دی ہے کہ کامیابی، ترقی، عُروج، مال و دولت کی کثرت کا نام ہے، نہ جانے کیوں ہمارے رَوَیّے (***Behavior***) ایسے ہوگئے کہ مُعاشرے میں جو اَمِیر ہے، ہم اسے کامیاب سمجھتے ہیں اور جو بیچارہ غریب ہے اسے ناکام، پیچھے رہ جانے والا اور نہ جانے کیا کیا سمجھتے ہیں۔

یقین مانیئے! کامیابی (***Success***) اور ناکامی، ترقی و تَنَزُّلی، پستی اور بلندی، ان کا مال و دولت سے کوئی تعلق نہیں۔ غور فرمایئے! اس دُنیا میں سب سے کامیاب اور کامِل و اَکمل زِندگی ہمارے محبوب آقا، دوعالَم کے دُولہا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہے، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تو مال جمع نہیں فرمایا، آپ کو تو پیشکش کی گئی کہ محبوب! دُنیوی خزانے قبول کیجئے! آپ نے

پھر بھی قبول نہ فرمائے۔

یعنی مسلمانوں کے زوال کا سبب غُربت نہیں ہے، اس کا سبب کچھ اور ہے، وہ کیا ہے؟ حرِص، مال و دولت کی محبّت...!! اسی حرِص کی وجہ سے تو بھائی بھائی کا گریبان پکڑتا ہے ❁ حرِص ہی کی وجہ سے وِراثت میں خیانت کی جاتی ہے ❁ حرِص کی وجہ سے لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں ❁ حرِص ہی کی وجہ سے سُودی لَین دین ہوتا ہے ❁ حرِص ہی کی وجہ سے رِشوتوں کا لین دین ہوتا ہے ❁ حرِص ہی کی وجہ سے ناپ تول میں ڈنڈی ماری جاتی ہے ❁ حرِص ہی کی وجہ سے اِغوا برائے تاوان کی وارداتیں ہوتی ہیں ❁ اور حرِص ہی کی وجہ سے قتل و غارت گری کے بازار گرم کئے جاتے ہیں۔ خُدا کی قسم! ہمارے مُعاشَرے سے مال کی محبّت اور دُنیا کی بُری حرِص ختم ہو جائے تو مُعاشرے کی 90 فیصد بُرائیاں دَم توڑ جائیں مگر آہ! دُنیا کی محبّت، مال و دولت کی حرِص نے ہمارے مُعاشرے کو اپنی لپیٹ میں لِیا ہوا ہے۔

آیئے! دُنیا کی سب سے کامیاب شخصیت یعنی اپنے آقا و مولا، رسولِ خُدا، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک طرزِ زندگی سنیئے!

آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک طرزِ زندگی

پارہ:26 سورۃُ الاَحقاف کی آیت نمبر 20 میں اللہ پاک کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ	ترجَمہ کنزُ الایمان: تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انہیں برت چکے تو آج تمہیں ذلت کا عذاب بدلہ دیا جائے گا۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مُفسّرِ قرآن، حضرتِ صدرُ الاَفاضِل علّامہ مولانا مفتی سیّد محمّد

نعیم الدّین مُراد آبادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **تفسیر خزائنُ العِرفان** میں اِس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں، اِس آیت میں اللہ پاک نے دُنیوی لَذّات اختیار کرنے پر کُفّار کو توبیخ (یعنی ملامت) فرمائی تو رسولِ اَکْرَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور حُضُور کے اَصحاب عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے لذّاتِ دُنیویّہ سے کنارہ کشی اختیار فرمائی۔[1] مسلم شریف کی حدیثِ پاک میں ہے، پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہری تک حُضُور کے اہلِ بیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کبھی جَو کی روٹی بھی 2 دن مسلسل نہ کھائی۔[2] یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینا گزر جاتا تھا دَولت سَرائے اَقدس (یعنی مکانِ عالی شان) میں (چولہے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر ہی گُزر بسر کیا جاتا تھا۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مَروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ (اے لوگو!) مَیں چاہتا تو تم سے اچّھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن مَیں اپنا عیش وراحت اپنی آخِرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔[4]

پُورا پُورا مہینا گھر میں چولہا نہ جلتا

مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: بعض دفعہ پُورا پُورا مہینا گزر جاتا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گھر مبارک میں

1…تفسیر خزائن العرفان، پارہ:26، سورۂ احقاف، تحت الآیۃ:20، صفحہ:928۔
2…مسلم، کتاب الزہد والرقائق، صفحہ:1137، حدیث:2970۔
3…بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش، صفحہ:1589، حدیث:6458۔
4…خزائن العرفان، پارہ:26، سورۂ احقاف، تحت الآیۃ:20، صفحہ:928۔

آگ نہیں جلتی تھی۔[1] ایک روایت میں ہے: حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنہا نے اپنے بھانجے حضرت عُرْوَہ بن زُبیر سے فرمایا: اے بھانجے! کبھی ایسا بھی ہوتا کہ دو دو مہینے گزر جاتے، سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گھر مبارک میں آگ نہیں جلتی تھی۔ حضرت عُرْوَہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنہ نے عَرْض کیا: خالہ جان! پھر آپ لوگ گزر بسر کیسے کرتے تھے؟ فرمایا: کھجور اور پانی سے۔[2]

آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بھوک مبارک یاد آگئی!

ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنہ کہیں سے گزر رہے تھے، دیکھا: کچھ لوگ بیٹھے بُھنی ہوئی بکری کھا رہے ہیں (یہ دیکھ کر حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنہ کو سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک بھوک یاد آگئی، دِل بے قرار ہو گیا) اُن لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنہ کو کھانے کی دعوت دی تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: نبیِّ کریم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی جَو کی روٹی بھی سَیر ہو کر نہ کھائی یہاں تک کہ دُنیا سے تشریف لے گئے۔[3]

یعنی مجھے اس وقت یہ خیال آگیا کہ میرے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تو زندگی شریف میں جَو کی روٹی سے مسلسل سَیر نہ ہوئے اور میں بُھنی ہوئی بکری کھاؤں! دِل نہیں چاہتا۔ حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے! یہاں مسلسل نہ کھانے کا ذِکْر ہے (یعنی آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مسلسل اعلیٰ کھانے تناوُل نہ فرمائے، ورنہ) حُضُورِ انور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بُھنا مرغ بھی کھایا ہے مگر کبھی کبھار۔[4]

1...بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش، صفحہ: 1589، حدیث: 6458۔
2...بخاری، کتاب الھبۃ وفضلھا والتحریض علیھا، صفحہ: 661، حدیث: 2567 ملتقطاً۔
3...بخاری، کتاب الاطعمۃ، صفحہ: 1386، حدیث: 5414۔
4...مرآۃ المناجیح، جلد: 7، صفحہ: 63۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اُس شاہِ خوش خِصال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مبارَک حال ہے، جس کے ہاتھوں میں دونوں جہاں کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئیں۔ میرے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فقر اختیاری تھا۔ ورنہ خدا کی قسم! جس کو جو کچھ ملتا ہے وہ سرکارِ مدینہ، قرار قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہی میں ملتا ہے اور کائنات کی ہر ہر شے کو نورِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فیض پہنچتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

2 دن میں ایک بار کھانے کی پسند کا اظہار

ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بھوک شریف اِختیاری تھی، چُنانچِہ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے ربّ نے میرے لئے یہ پیش فرمایا کہ میرے واسطے مکّہ مُکرّمہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا دیا جائے، مگر مَیں نے عرض کیا، یا اللہ پاک! **مجھے تو یہ پسند ہے کہ اگر مَیں ایک دن کھاؤں، تو دوسرے دن مَیں بھوکا رہوں، تاکہ جب بھوکا رہوں تو تیری طرف گریہ وزاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب کھاؤں تو تیرا شکر و حمد کروں۔**[1]

دُنیا سے بچنا ہی بہتر ہے!

اللہ! اللہ! اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کا رَبِّ کریم پیشکش فرمائے کہ اے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ چاہیں تو آپ کے لئے مکّے کے پہاڑ سونے کے بنا دیئے جائیں۔ اس کے باوُجود آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

1... ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر، صفحہ: 561، حدیث: 2347۔

کی دُنیا سے بے رغبتی صَدْ مرحبا...!! آپ نے سونے کے پہاڑ قبول کرنا تو دُور کی بات روزانہ کی ضرورت کا کھانا بھی طلب نہ فرمایا بلکہ عرض کیا: مولا! مَیں ایک دِن کھاؤں، ایک دِن بھوکا رہوں، جب کھاؤں تو تیرا شکر کروں، جب بھوکا رہوں تو تیرے حُضُور گریہ وزاری کروں۔

آہ! ایک ہم ہیں، دُنیا کی محبّت ہمارے دِلوں میں رچّ بَس گئی ہے، کاش! ہم بھی دُنیا کی بجائے آخرت کی فِکْر کرنے والے بن جائیں۔

دُنیا کھیل کُود ہے

پارہ:7، سورۂ اَنْعام، آیت:32 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ (پارہ:7، سورۂ اَنعام:32)

ترجَمہ کنزُالعرفان: اور دنیا کی زندگی صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت والا گھر ڈرنے والوں کے لئے بہتر ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی محمد نعیمُ الدِّین مراد آبادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیت کی تفسیر میں جو کچھ فرمایا، اس کا خلاصہ ہے: نیکیاں اور عبادتیں اگرچہ دُنیا میں رہ کر ہی کی جاتی ہیں مگر یہ دُنیوی نہیں بلکہ اُخْروِی کام ہیں۔ اس آیتِ کریمہ سے ثابت ہوا کہ نیک بندوں کے اَعْمال کے سوا دُنیا میں جو کچھ ہے، سب کھیل کُود ہے۔[1]

کون سی دُنیا اچھی، کون سی بُری؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ احیاء العلوم سے نقل فرماتے ہیں: دُنیوی اَشْیاء کی 3

1... خزائن العرفان، پارہ:7، سورۂ انعام، تحت الآیۃ:32، صفحہ:252 خلاصۃً۔

قسمیں ہیں: (1): وہ دُنیاوی اَشْیا جو آخرت میں ساتھ دیتی ہیں اور ان کا فائدہ موت کے بعد بھی ملتا ہے، ایسی چیزیں صِرْف 2 ہیں؛ عِلْم اور عَمَل (یعنی اِخْلاص کے ساتھ کی گئی عبادت)۔ دُنیا کی یہ قسم محمود (یعنی بہت عمدہ) ہے۔ (2): دُنیا کی وہ چیزیں جن کا فائدہ دُنیا تک ہی محدُود رہتا ہے، آخرت میں ان کا کوئی پھل نہیں ملتا، جیسے گُناہوں سے لذّت حاصِل کرنا، جائِز چیزوں سے ضرورت سے زیادہ فائدہ اُٹھانا مثلاً جائیداد، سونا، چاندی، عمدہ کپڑے اور اچھے اچھے کھانے کھانا وغیرہ۔ یہ دُنیا کی قابِلِ مَذَمَّت قِسم میں شامِل ہے۔ (3): وہ دُنیوی اَشْیا جو نیکیوں پر مدد گار ہوں، جیسے ضروری غذا، کپڑے وغیرہ یہ قسم بھی محمود (یعنی اچھی) ہے۔[1]

اللہ پاک ہمیں دُنیا، یہاں کی گناہوں بھری یا فُضُول عیش و عِشْرت سے محفوظ فرمائے، کاش! بَس اللہ و رسول کی محبّت دِل میں گھر کر جائے اور ہم بَس مدینے کی یادوں میں ہی تڑپتے رہیں، فِکْرِ آخرت میں کھوئے رہیں، دُنیا سے بَس اپنی جائِز ضرورتیں پُوری کرتے ہوئے اللہ و رسول کی رضا والے کام کرتے کرتے مصطفےٰ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جلوؤں میں، سنہری جالیوں کے سامنے ایمان و عافیت کے ساتھ دُنیا سے رُخصت ہوں آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1... نیکی کی دعوت، صفحہ: 261۔